تربیت پر روشنی ڈالی ہے۔ اس کے بعد کلام کے مختلف نمونے پیش کئے ہیں اور اس پر تبصرہ کرکے اس کی معنوی اور لفظی خوبیوں کو اُجاگر کیا ہے۔ البتہ شہزادوں اور شہزادیوں کا تذکرہ بہت مختصر ہے اور اس پر ایک مستقل کتاب لکھنے کی ضرورت ہے۔ بہرحال یہ کتاب زبان و بیان۔ ترتیب و تدوین۔ کاوش و تحقیق کے اعتبار سے نہایت دلچسپ۔ پُر از معلومات اور فائدہ بخش ہے۔ تاریخ اور ادب کے طلبا اور اساتذہ اس سے یکساں فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

لکھنؤ کی آخری شمع از مفتی انتظام اللہ صاحب شہابی اکبرآبادی تقطیع خورد ضخامت ۷۲ صفحات کتابت طباعت بہتر قیمت درج نہیں۔ پتہ ایجوکیشنل بک ہاؤس سول لائن شمشاد بلڈنگ علیگڈھ۔

مرزا فرحت اللہ بیگ دہلوی مرحوم نے دہلی کی آخری شمع لکھی تھی مفتی صاحب نے اسی طرز پر لکھنؤ کی آخری شمع کا حال سنایا ہے۔ مرزا صاحب نے اپنے جادو نگار قلم سے دہلی کی بزمِ آخر کے نقشہ میں جو رنگ و روغن بھرا ہے وہ انھیں کا حصہ ہے۔ اربابِ ذوق اسے پڑھتے ہیں اور سر دھنتے ہیں۔ مفتی صاحب نے بھی واجد علی شاہ مرحوم کے عہد کی ایک آخری بزمِ مشاعرہ۔ جو ان بارہ دری میں خود جانِ عالم اختر پیا کی زیرِ صدارت منعقد ہوئی تھی۔ اس کی داستان اس انداز سے سنائی ہے کہ اس عہد کے عام ادبی مذاق۔ رنگینیٔ طبع۔ زندہ دلی اور سرمستی و رندی کا نقشہ آنکھوں میں پھر جاتا ہے مفتی صاحب نے اس مشاعرہ میں انتالیس شعرا کی نشست دکھائی ہے جن میں لکھنؤ اسکول کے شاعروں کے ساتھ مرزا غالب اور ذوق بھی شریک ہیں۔ شاعری طرحی ہے اور طرح بھی نہایت عجیب و سنگلاخ پھر بھی بعض بعض شاعروں نے خوب اشعار کہے ہیں۔ بہرحال اس کو پڑھنے کے بعد حسرت ہوتی ہے کہ اے بسا آرزو کہ خاک شدہ!

سیاسیات کے اصول از میر نثار علی صاحب کوثری۔ اے تقطیع خورد ضخامت ۱۸۱